روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر : فخرالحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 30/اکتوبر 2009ء 10 ذیقعد 1430 ہجری 30 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 246

قرآن پر غور کرو

حضرت عبیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اے اہل قرآن، قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو اور اس کی تلاوت رات اور دن کو اس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کا حق ہے اور اس کو خوش الحانی سے پڑھو اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(الفردوس دیلمی جلد 5 صفحہ 298 دارالکتب العلمیہ بیروت 1986ء طبع اول)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مثانی کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقولی اور روحانی دونوں طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہیں۔ پھر بعد اس کے فرمایا کہ قرآن میں اس قدر عظمت حق کی بھری ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آیتوں کی سننے سے ان کے دلوں پر قشعریرہ پڑ جاتا ہے اور پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل یاد الٰہی کے لئے بہ نکلتے ہیں اور پھر فرمایا کہ یہ کتاب حق ہے اور نیز میزان حق یعنی یہ حق بھی ہے اور اس کے ذریعہ سے حق شناخت بھی ہوسکتا ہے اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان پر سے پانی اتارا۔ پس اپنے اپنے قدر پر ہر یک وادی بہہ نکلی یعنی جس قدر دنیا میں طبائع انسانی ہیں قرآن کریم ان کے ہر یک مرتبہ فہم اور عقل اور ادراک کی تربیت کرنے والا ہے اور یہ امر مستلزم کمال تام ہے کیونکہ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم اس قدر وسیع دریائے معارف ہے کہ محبت الٰہی کے تمام پیاسے اور معارف حقہ کی تمام تشنہ لب اسی سے پانی پیتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ ہم نے قرآن کریم کو اس لئے اتارا ہے کہ تا جو پہلی قوموں میں اختلاف ہوگئے ہیں ان کا اظہار کیا جائے اور پھر فرمایا کہ یہ قرآن ظلمت سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ اور اس میں تمام بیماریوں کی شفا ہے اور طرح طرح کی برکتیں یعنی معارف اور انسانوں کو فائدہ پہنچانے والے امور اس میں بھرے ہوئے ہیں اور اس لائق ہے کہ اس کو تدبر سے دیکھا جائے اور عقلمند اس میں غور کریں اور سخت جھگڑالو اس سے ملزم ہوتے ہیں اور ہر یک شے کی تفصیل اس میں موجود ہے اور یہ ضرورت حقہ کے وقت نازل کیا گیا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا ہے اور یہ کتاب عزیز ہے باطل کو اس کے آگے پیچھے راہ نہیں اور یہ نور ہے جس کے ذریعہ سے ہدایت دی جاتی ہے اس میں ہر یک شے کا بیان موجود ہے اور یہ روح ہے اور یہ کتاب عربی فصیح بلیغ میں ہے اور تمام صداقتیں غیر متبدل اس میں موجود ہیں ان کو کہہ دے کہ اگر جن و انس اس کی نظیر بنانا چاہیں یعنی وہ صفات کاملہ جو اس کی بیان کی گئی ہیں اگر کوئی ان کی مثل بنی آدم اور جنات میں سے بنانا چاہیں تو یہ ان کے لئے ممکن نہ ہوگا اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 ص 58، 59)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا نیا وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 30/اکتوبر 2009ء کو برطانیہ کا سٹینڈرڈ ٹائم تبدیل ہونے کی وجہ سے پاکستانی وقت کے مطابق **شام 7:00 بجے** ایم ٹی اے پر ٹیلی کاسٹ ہوگا اور یکم نومبر سے پاکستانی وقت میں تبدیلی کی وجہ سے **جمعہ 6 نومبر** سے حضور انور کا خطبہ جمعہ حسب سابق **شام 6:00 بجے** ہی ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ احباب جماعت یہ اوقات نوٹ فرمالیں اور حضور پرنور کے پرمعارف ارشادات **Live** سننے کا خاص اہتمام فرمائیں۔

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2009ء کا چوتھا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 20 تا 26 نومبر 2009ء منایا جارہا ہے۔ تمام امراء صدر اران و سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن مناکر اس کی تفصیلی کارگزاری رپورٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

باقی صفحہ 8 پر

دارالضیافت میں قربانی

ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عید الاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔ قربانی بکرا -/7500 روپے

2۔ قربانی حصہ گائے -/3800 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈاک کے بارہ میں چند قابل توجہ امور

چند ضروری ہدایات جن کی تعمیل آپ کے لئے فائدہ کا موجب ہو گی

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

خاکسار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص شفقت سے قریباً ڈیڑھ ماہ لندن گزارنے کا موقع ملا۔ خاکسار نے دیگر دفاتر کے ساتھ محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور ان کے دفتر کو بھی بغور ملاحظہ کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کے سلسلہ میں خدمت کرنے والے احباب سے بھی ملاقات ہوئی۔ کئی امور ایسے ہیں جن کی طرف میرے مختلف استفسارات پر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے راہنمائی فرمائی اور احباب جماعت کو بھی ان کی طرف خاص توجہ دلانے کے لئے کہا مثلاً یہ کہ

1- بعض احباب حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے ہوئے مناسب ادب ملحوظ نہیں رکھتے۔ بعض دفعہ کسی کو مخاطب ہی نہیں کیا ہوتا۔ ادب کے ساتھ مخاطب کرنے کے لئے کوئی مخصوص الفاظ نہیں مگر عام طور پر بعض روایات اور کتب وغیرہ میں بزرگوں کا جو طریق دکھائی دیتا ہے وہ اس قسم کے مختلف الفاظ ہیں۔ سیدی۔ سیدی و حبیبی۔ پیارے آقا۔ بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضور انور۔ پیارے حضور۔ وغیرہ ان میں سے کسی بھی طریق کو اختیار کر کے السلام علیکم لکھنا چاہیے اور پھر اپنی درخواست پیش کرنی چاہیے۔

2- بعض لوگ اپنا نام پتہ لکھنا بھول جاتے ہیں یا صرف دستخط ثبت کر دیتے ہیں جس سے نام پڑھنا اور جواب تیار کرنا ممکن نہیں ہوتا پھر وہ جواب نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ بڑی احتیاط سے نام اور پتہ لکھنا چاہیے بلکہ بہتر ہے کہ فون نمبر بھی لکھیں۔ فیکس کرنے والے احباب کے لئے یہ بھی عرض کرنا مناسب ہے کہ فیکس کرتے ہوئے بعض دفعہ اوپر یا نیچے سے کچھ لائنیں کٹ جاتی ہیں اس لئے مناسب ہوگا کہ خط کے شروع اور آخر میں دونوں جگہ پر ہی وہ اپنا نام اور پتہ لکھ دیں۔ نیز صفحہ کے چاروں اطراف کم از کم ایک انچ حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔ تاکہ اگر کسی بھی طرف سے ان کی فیکس کٹے تو خط کا مضمون ضائع نہ ہو اور مکمل صورت میں یہاں پہنچے۔

3- بعض لوگ ذاتی اور دفتری امور سے متعلق خط اکٹھا ہی لکھ دیتے ہیں۔ بہتر ہے کہ یہ دونوں باتیں الگ الگ خطوں میں لکھی جائیں تاکہ دفتری خط متعلقہ دفتر کو بھجوایا جا سکے۔

4- بعض لوگ خط کا جواب جلد نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں روزانہ قریباً ایک ہزار خط موصول ہوتا ہے۔ اور اتنی ہی تعداد میں جواب بھی جاتے ہیں۔ دفاتر کی رپورٹس اور اور جماعتی معاملات الگ ہیں۔ دفتر میں کام کرنے والا عملہ مختصر سا ہے اکثر خدمت کرنے والے طوعی خدمت کرتے ہیں۔ ایسے بہت سے رضا کار مرد و خواتین بڑی ہی انتھک محنت کرتے ہیں اور ڈاک جلد از جلد روزانہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر یہ جوابات بالعموم فیکس یا ای میل کے ذریعہ نہیں بھجوائے جاتے اور نہ ہی اتنے کم سٹاف کی وجہ سے بھجوانا ہمارے لئے ممکن ہے اسکے علاوہ بھی احباب جماعت تک ڈاک پہنچنے میں تاخیر کے کئی عوامل ہیں جن کا ذکر یہاں مناسب نہیں۔

5- یہ وضاحت ضروری ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہونے والا ہر خط بہرحال حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی اسے کسی مرحلہ پر بھی روکا نہیں جاتا اور نہ ہی ایسی کوئی کوشش کی جاتی ہے ہاں جو تو صرف دعائیہ خط ہوتے ہیں یہاں پہنچنے کے بعد ایک دو دن میں حضور کے ملاحظہ کے لئے پیش کر دئے جاتے ہیں اور ان پر دعا ہو جاتی ہے اور یہی خط لکھنے والے کا اصل مقصد ہوتا ہے۔ اور جو خط لمبے تفصیلی ہوتے ہیں یا دوسری زبانوں میں ہوتے ہیں وہ تراجم اور خلاصہ جات تیار کروانے کے لئے متعلقہ لوگوں کے سپرد کر دئے جاتے ہیں جو اگلے ایک ہفتہ کے اندر اندر تیار ہو کر آ جاتے ہیں اور حضور اقدس کی خدمت میں پیش کر دئے جاتے ہیں اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ان پر کارروائیاں کی جاتی ہیں۔ ایسے خطوط کے جواب بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے احباب سے مناسب انتظار کی درخواست ہے تاہم سزا یافتہ لوگ بہرحال حضور کی طرف سے کسی جواب کا انتظار نہ کریں۔ ایسے لوگوں کو نظام جماعت کی طرف ہی رابطہ اور رجوع کرنا چاہیے۔

6- بعض احباب کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ شاید ان کا خط حضور انور کی خدمت میں پیش نہیں کیا گیا۔ محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب یہ یقین دہانی کرواتے ہیں کہ تمام خطوط جو یہاں پہنچتے ہیں انہیں حضور انور کی خدمت میں لازماً پیش کیا جاتا ہے مگر کئی دفعہ نام و پتہ نہ ہونے کی وجہ سے جواب دینا ممکن نہیں ہوتا۔ اس صورت میں خط کو بار بار پڑھ کر اتہ پتہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ خط کا جواب وہاں کی جماعت یا مربی صاحب کی معرفت بھجوایا جا سکے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر ایسے خط کو فائل کر دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خط ایڈریس نامکمل ہونے یا غیر واضح ہونے یا اردو میں لکھا ہونے کی وجہ سے یہاں پہنچتا ہی نہیں یا ڈاک میں کہیں گم ہو جاتا ہے۔ یا پھر ڈاکئے غلط ایڈریس پر ہی پھینک جاتے ہیں اور پھر خط موصول کرنے والے کی مرضی ہے کہ وہ اسے **Re address** کرے یا نہ کرے۔ دفتر PS میں بھی روزانہ کئی خطوط دوسرے لوگوں کے آ جاتے ہیں جو انہیں **Re address** کر دئے جاتے ہیں

8- بعض احباب کی املاء کچی پنسل یا نیلی سیاہی استعمال کرنے کی وجہ سے اتنی غیر واضح ہو جاتی ہے کہ پڑھی ہی نہیں جاتی یا فیکس شدہ خط مشین کی خرابی یا کسی اور وجہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ پڑھا ہی نہیں جاتا۔ اس لئے کوشش کریں کہ خط صاف صاف لکھیں۔ خصوصاً نام و پتہ اور متعلقہ امر۔ اور فیکس بھی ایسی مشینوں سے کروائیں جن کا رزلٹ اچھا ہو اور قابل فہم ہو۔ بعض فیکسز میں اتنی زیادہ لائنیں ہوتیں ہیں یا سیاہی ہوتی ہے کہ اس سے بھی خط کی کچھ سمجھ نہیں آتی۔ اور اس کو پڑھنے کی کوشش میں عملے کا وقت ضائع ہوتا ہے۔

اگر حضور کی خدمت کوئی مطبوعہ تحریر یا حوالہ بھجوایا جائے تو متعلقہ اخبارات، رسائل، کتب کا مکمل حوالہ بھی درج ہونا چاہیے۔

9- روزانہ 10-15 خطوط جو ہم نے بھیجے ہوتے ہیں اور ان پر **Stamps** لگی ہوتی ہیں واپس آ جاتے ہیں جس کی وجہ سے پیسوں کا ضیاع ہوتا ہے۔ اس کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں۔ ایڈریس صاف صاف نہیں لکھا ہوتا جس کی وجہ سے **Spelling** میں فرق آ جاتا ہے۔ مکان نمبر یا بلاک نمبر غلط لکھ دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایڈریس لکھ دیتے ہیں (یعنی پاکستان سے خط لکھنے والے) شہر کا نام نہیں لکھتے اور دوسرے ممالک سے لکھنے والے بعض اوقات ملک کا نام نہیں لکھتے۔ جس کا ہم تھوڑا بہت اندازہ لگا کر لکھ دیتے ہیں جو کہ کئی دفعہ غلط ہوتا ہے۔ اس طرح کے خط روزانہ 30-40 کے لگ بھگ موصول ہوتے ہیں۔ ایسے خط بھی حضور کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں گو کہ انہیں جواب نہیں بھجوایا جا سکتا۔

10- بعض اوقات فیکس مشین والے جب فیکس کرتے ہیں تو انتظار نہیں کرتے کہ مشین خود ٹائم لگا کر کاغذ کو باہر نکالے۔ بلکہ وہ آخر پر خود جب فیکس والا کاغذ **Transmit** ہونے کے لئے رکتا ہے تو ساتھ ہی اسے کھینچ کر نکال لیتے ہیں جس سے نام بھی مٹ جاتا ہے بلکہ والسلام کے کلمات کے بعد لمبی لمبی لائنیں شروع ہو جاتی ہیں اور اسطرح نہ ہی نام آتا ہے اور نہ ہی ایڈریس۔ اس چیز کا خاص خیال رکھیں کہ دکاندار خط کے کاغذ کو فوراً ساتھ ہی نہ کھینچنے نہ پائے۔

امید ہے ان ہدایات پر عمل کرنے پر خط لکھنے والوں کی اکثر شکایات دور ہو جائیں گی اور عملہ ڈاک کے لئے بھی آسانی ہوگی۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

ذوالنورین، اوّل المہاجرین، کاتبِ وحی اور تیسرے خلیفہ راشد

حضرت عثمانؓ بن عفّان

(قسط اول)

نام ونسب

آپ کا نام عثمان والد کا نام عفّان بن ابی العاص بن امیہ اور والدہ کا نام اروی بنت کریز بن ربیعہ تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں آنحضرت ﷺ کے جدامجد عبدمناف سے مل جاتا ہے۔ کنیت حضرت رقیہؓ کے بیٹے عبداللہ کی نسبت سے ابوعبداللہ تھی۔

(اسد الغابہ جلد 3 ص 376)

والدہ کی طرف سے رشتہ نبی کریم ﷺ سے نسبتاً قریب تر ہے۔ لقب ''ذوالنورین'' اس لیے ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں۔

(اصابہ جز 4 ص 223)

آپ کا خاندان جاہلیت میں غیر معمولی اقتدار رکھتا تھا اور بنوہاشم کے سوا کوئی اس کا ہمسر نہ تھا۔ آپ کے جدّ اعلیٰ امیہ بن عبدشمس قریش کے روٴسا میں سے تھے۔ آپ نے بھی عرب کے دستور کے مطابق تجارت سے اپنے ذریعۂ معاش کا آغاز کیا۔ اور اپنی صداقت و دیانت کے باعث جلد ایک کامیاب تاجر ثابت ہوئے۔

قبول اسلام

حضرت عثمانؓ کی عمر 34 برس تھی جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے بارے میں سنا۔ بظاہر ان کے لئے یہ پیغام اجنبی تھا۔ مگر پاک طبیعت اور فطرت کو اس سچائی سے گہری مناسبت تھی۔ پہلے ہی رسولؐ اللہ کے ظہور کی خبر بذریعہ رویا پاچکے تھے۔ ایک دفعہ وہ حضرت طلحہؓ کے ساتھ رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسولؐ اللہ نے قرآن سنا کر اسلامی تعلیم پیش کی تو حضرت عثمانؓ نے دل سے اسے قبول کیا اور یہ بھی اظہار کیا کہ یارسولؐ اللہ میں حال ہی میں ملک شام سے آیا ہوں۔ واپسی پر معان اور زرقاء مقام کے درمیان ہمارا پڑاؤ تھا۔ ہم سوئے ہوئے تھے کہ ایک اعلان کرنے والے نے کہا ''اے سونے والو! جاگو کہ احمدؐ مکّہ میں ظاہر ہوگیا ہے۔'' حضرت عثمانؓ نے رسولؐ اللہ کے دارارقم میں جانے سے بھی قبل بہت ابتدائی زمانے میں اسلام قبول کرلیا تھا۔

(ابن سعد ج 3 ص 55)

دوسری روایات میں آپ کے قبول اسلام کے واقعہ کی تفصیل اس طرح ہے کہ مکہ میں پہلی دفعہ حضرت عثمانؓ نے اپنی خالہ سُعدیٰ بنت کریز سے سنا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اللہ کے پیغام کی طرف بلاتے ہیں اور ان کا دین غالب آئے گا۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں یہ بات میرے دل میں بیٹھ گئی۔ میں انہی باتوں پر غور کررہا تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نے ایک دوستانہ مجلس میں پوچھ لیا کن سوچوں میں گم ہو؟ میں نے خالہ کی بات کہہ سنائی اس پر انہیں تبلیغ کا موقع مل گیا۔ کہنے لگے اے عثمانؓ! تم حق وباطل میں فرق کرسکتے ہو اور ان اندھے بہرے گونگے بتوں کی پرستش کرتے ہو جو نہ فائدہ دے سکتے ہیں نہ نقصان۔ میں نے کہا بات تو درست ہے۔ وہ کہنے لگے ''پھر تمہاری خالہ نے سچ ہی تو کہا ہے۔ اور اگر شوق ہے تو رسولؐ اللہ کے پاس آکر ان سے کچھ کلام سنو۔'' حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچادی۔ جلد ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت پیدا کردی۔

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں ''میں اپنی خالہ اروی بنت عبدالمطلب کی عیادت کرنے گیا وہاں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ آپؐ نے مجھ پر نگاہ ڈالی۔ اس روز آپؐ کی ایک عجیب شان تھی۔ مجھے فرمایا عثمان تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا ''مجھے تعجب ہے کہ ہمارے درمیان آپؐ کا ایک مقام ومرتبہ ہے اس کے باوجود آپؐ پر کیچڑ اچھالا جاتا ہے۔'' آپؐ نے بڑے جلال سے فرمایا۔ ''لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' خدا جانتا ہے یہ سن کر میں کانپ گیا۔ پھر آپؐ نے سورۃ ذاریات کی وہ آیات تلاوت کیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت یوں بیان ہے ''اور آسمان میں تمہارا رازق ہے اور وہ بھی جس کا تم وعدہ دئے جاتے ہو اور زمین کے ربّ کی قسم یہ اس طرح سچ ہے جس طرح تم آپس میں باتیں کرتے ہو''۔ (الذاریات 23,24) پھر وہاں سے نکلے تو میں بھی آپؐ کے پیچھے گیا۔

رسول خدا ﷺ کی نظر جب مجھ پر پڑی تو فرمایا ''عثمان خدا کی جنت قبول کرو۔ میں تیری اور تمام مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوا ہوں''۔

حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے اُسی وقت کلمۂ شہادت پڑھ کر دست مبارک میں ہاتھ دیا اور بیعت کرلی۔

(کنزالعمال ج 13 ص 76، الاستیعاب علی حاشیہ الاصابہ جلد 4 ص 225)

مظالم پر صبر

قبول اسلام کے بعد حضرت عثمانؓ بھی کفار قریش کے مظالم کا تختۂ مشق ستم بنتے رہے۔

چنانچہ قبول اسلام پر ان کے چچا حکم بن ابی العاص بن امیہ نے آپ کو پکڑ کر رسوں سے باندھ دیا۔ وہ کہتا تم اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتے ہو؟ خدا کی قسم میں تمہیں کھولوں گا نہیں جب تک یہ نیا دین چھوڑ نہ دو۔ حضرت عثمانؓ کمال استقامت سے جواب دیتے ''خدا کی قسم میں یہ نہیں چھوڑوں گا۔ کبھی نہیں چھوڑونگا۔'' جب چچا نے اسلام پر ان کی مضبوطی دیکھی تو خود ہی تھک کر انہیں چھوڑ دیا۔

(ابن سعد جلد 3 ص 55)

شادی اور ہجرت حبشہ

قبول اسلام کے بعد سب سے بڑی سعادت جو حضرت عثمانؓ کے حصّہ میں آئی وہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ سے آپ کی شادی ہے۔ جس کے کچھ عرصہ بعد اپنے اصحاب کی تکالیف دیکھ کر رسول کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ملک حبشہ میں ایک عادل بادشاہ ہے۔ جب تک مکّہ میں حالات بہتر نہیں ہوتے آپ لوگ وہاں ہجرت کرجاؤ۔ خدا کی خاطر وطن چھوڑنے کی یہ قربانی کرنے والے اولین مجاہدین میں حضرت عثمانؓ بھی تھے۔

(ابن ہشام جلد 1 ص 343)

رسول کریم ﷺ نے آپ کو ہجرت میں سبقت کے لحاظ سے اول المہاجرین قرار دیا۔ چند سال حبشہ میں قیام کے بعد قریش کے اسلام لانے کی خبر سن کر آپ بعض دیگر مہاجرین کے ساتھ مکّہ واپس آئے۔ ہر چند کہ قریش کے مسلمان ہونے کی خبر غلط نکلی۔ مگر آپ مہاجرین حبشہ کے ساتھ دوبارہ حبشہ واپس نہیں گئے۔

جب آپ نے مخالفین کی ایذاء رسانیوں اور بدکلامی سے پریشان ہوکر ہجرت کا ارادہ کیا تو رسول کریم ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ اپنی اہلیہ رقیہ کو بھی ہمراہ لے جائیں۔ غریب الوطنی میں تم میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کے لئے صبر وقرار کا موجب ہوگا۔ چونکہ یہ کسی مسلمان کا مکّہ چھوڑنے کا پہلا واقعہ تھا۔ رسول کریم ﷺ کو طبعاً فکر دامنگیر تھی کہ اس کے تمام مراحل رازداری سے طے ہوجائیں۔ چنانچہ آپؐ فکرمندی سے اس پہلے مہاجر جوڑے کے بارے میں خبریں معلوم کرتے رہے۔ حضرت اسماءؓ نے یہ خبر دی کہ حضرت عثمانؓ ایک خچر پر پالان ڈال کر سمندر کی طرف گئے ہیں۔ (مستدرک حاکم ج 4 ص 46)

الغرض رسول اللہ ﷺ بڑی توجہ سے اپنے ان پیاروں کے احوال معلوم کرنے کی کوشش میں رہے۔ چنانچہ قریش کی ایک عورت نے آکر کہا ''اے محمدؐ! میں نے آپؐ کے داماد کو دیکھا ہے ان کے ساتھ اس کی بیوی تھی۔'' آپؐ نے فرمایا ''تم نے ان کو کس حال میں دیکھا؟'' اس نے کہا ''میں نے دیکھا کہ عثمانؓ نے اپنی بیوی کو گدھے پر سوار کررکھا ہے اور خود اسے ہانکتے جارہے ہیں'' رسول اللہ ﷺ نے فرط محبت میں اس جوڑے کو دعا دی۔ اللہ ان دونوں کے ساتھ ہو۔

(البدایہ والنہایہ جلد 3 ص 66، 67)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا عثمانؓ وہ پہلا مہاجر ہے جس نے لوطؑ کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ خدا کی راہ میں ہجرت کی ہے۔ (مجمع الزوائد جلد 9 ص 80)

موٴاخات

اسی دوران اللہ تعالیٰ نے ہجرت مدینہ کے سامان پیدا فرمادیئے۔ تو حضرت عثمانؓ نے مع اہل وعیال مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ وہاں حضرت حسانؓ بن ثابت کے بھائی حضرت اوسؓ بن ثابت کے گھر ٹھہرے۔ رسول کریم ﷺ نے مدینہ تشریف لاکر موٴاخات کا سلسلہ جاری فرمایا تو حضرت اوسؓ بن ثابت کے ساتھ حضرت عثمانؓ کی مواخات قائم فرمائی۔

(ابن سعد جلد 3 ص 55، 56)

بیوی کی تیمارداری

ہجرت مدینہ کے بعد کفّارِ مکہ جب مدینہ پر حملہ آور ہوئے تو اسلام کے پہلے معرکہ غزوہ بدر کے موقع پر اپنی اہلیہ حضرت رقیہؓ کی بیماری کے باعث حضرت عثمانؓ رسول کریم ﷺ کی اجازت سے شریک جنگ نہ ہوسکے تھے جس کا آپؓ کو دلی قلق تھا۔ لیکن چونکہ آپؓ رسول کریم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی اہلیہ کی تیمارداری کے لئے مدینہ ٹھہرے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے بدر سے واپسی پر فرمایا کہ ''اے عثمان آپ کو شرکت کا اجر بھی ملے گا اور مالِ غنیمت سے حصہ بھی۔''

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمانؓ)

صاحبزادی ام کلثومؓ سے شادی

حضرت رقیہؓ اس بیماری سے جانبر نہ ہوسکیں ان کے انتقال پُرملال پر حضرت عثمانؓ افسردہ خاطر تھے کہ آپ کا رشتہ مصاہرت خاندانِ رسالت سے نہیں رہا۔ تب رسول خدا ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کا نکاح آپ سے کردیا۔ حضرت عثمانؓ کے اہل خانہ سے حسن سلوک اور آپ کی وفا کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ جب حضرت ام کلثومؓ کی وفات ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر میری کوئی تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں وہ بھی عثمانؓ سے بیاہ دیتا۔ غزوۂ ذات الرقاع اور غزوۂ نجد کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''میں نے اپنے دامادوں کیلئے اور جن کا میں داماد ہوا، ان کیلئے اللہ سے دعا کی ہے کہ ان میں سے کسی کو آگ میں داخل نہ کرے۔''

(ابن سعد جلد 3 ص 56، استیعاب جلد 3 ص 156)

کاتبِ وحی

حضرت عثمانؓ کو رسول اللہ ﷺ کے کاتب وحی ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک گھر میں مہاجرین کی مجلس تھی۔ ابوبکرؓ وعمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور سعد بن ابی وقاصؓ موجود تھے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہر شخص اپنے ساتھی کے ہمراہ کھڑا ہو۔ خود رسول اللہ ﷺ حضرت عثمانؓ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور فرمایا ''آپ دنیا وآخرت میں میرے دوست ہو''۔ (مجمع الزوائد ج 9 ص 86، 87)

حدیبیہ میں شرکت

حضرت عثمانؓ غزوہ بدر کے بعد دیگر تمام غزوات میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمرکاب رہے اور ہر حال میں آپ کا ساتھ دیا۔ سفر حدیبیہ میں بھی ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی بصیرت نے جب یہ بھانپ لیا کہ قریش کی نیت لڑائی کی ہے اور وہ اس سال عمرہ کرنے نہیں دیں گے تو آپ ؐ نے حضرت عثمانؓ کو ان کی خاندانی وجاہت و مرتبت کے باعث قریش کی طرف سفیر بنا کر مکہ بھجوایا۔ حضرت عثمانؓ کو وہاں رابطے کرنے اور گفت وشنید میں دیر ہوگئی۔ اور کافی دیر تک ان کا کچھ حال معلوم نہ ہوا بلکہ یہ افواہ پھیل گئی کہ اہل مکہ نے ان کو شہید کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنے چودہ صد (1400) اصحاب سے موت پر بیعت لی کہ ہم جان دے دیں گے مگر عثمانؓ کے خون کا بدلہ لئے بغیر نہیں ٹلیں گے۔ رسول خدا ﷺ نے اس موقع پر حضرت عثمان کو عظیم الشان شرف عطا کیا کہ انہیں اس تاریخی بیعت میں شامل کرتے ہوئے آپ ؐ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور یوں آپ ؐ نے تمام اصحاب کی بیعت لی۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمانؓ)

یہ تاریخ ساز واقعہ ''بیعت رضوان'' کے نام سے معروف ہے کیونکہ اس بیعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشنودی اور رضامندی کا اظہار قرآن شریف میں ہوا۔ (سورۃ الفتح:20)

تبوک میں مالی قربانی

9 ھجری میں غزوۂ تبوک پیش آیا۔ مسلمانوں کو قیصر روم کے حملہ آور ہونے کی خبر پہنچی۔ رسول کریم ﷺ نے تبوک کا سفر اختیار فرمایا تاکہ رومیوں کو ان کی سرحدوں پر ہی روک دیا جائے۔ آپ ؐ نے جنگی سازو سامان کے لئے مسلمانوں کو چندے کی تحریک کی اور فرمایا کہ ''جو شخص لشکر کی تیاری میں مدد کرے گا اور سامان جہاد مہیا کرے گا میں اسے جنت کی بشارت دیتا ہوں''۔ (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمانؓ)

حضرت عثمانؓ ایک متمول تاجر تھے۔ اس موقع پر وہ دیگر صحابہ سے مالی قربانی میں سبقت لے گئے۔ انہوں نے ایک تہائی فوج کے جملہ اخراجات اپنے ذمّے لے لیے ان کی تمام ضروریات پوری کیں اور تیس ہزار کی فوج میں سے دس ہزار مجاہدین کے لئے سامان جنگ مہیا کیا۔ جس میں نوصد پچاس اونٹ، پچاس گھوڑے اور دس ہزار درہم کی خطیر رقم شامل تھی۔ رسول اللہ ﷺ اس بروقت امداد اور مالی قربانی سے اتنے خوش ہوئے کہ فرمایا'' آج کے بعد عثمان کا کوئی عمل اُسے نقصان نہیں پہنچائے گا''

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عثمانؓ)

حجۃ الوداع میں بھی حضرت عثمان ؓ آنحضرت ﷺ کے شریک سفر تھے۔

قیام خلافت میں خدمات

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر کے ان کے ہاتھ مضبوط کئے۔ حضرت عمرؓ کی نامزدگی خلافت کا وصیت نامہ آپ نے تحریر فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے اپنی آخری بیماری میں چھ صحابہ کی کمیٹی بنائی اس میں بھی آپ شامل تھے جو انہوں نے خلافت کے انتخاب کے لئے مقرر فرمائی اور جس نے خلیفہ کا انتخاب انہی چھ افراد میں سے کرنا تھا۔

انتخاب خلافت اور پہلی تقریر

24ھ میں حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد خلافت کے انتخاب کے موقع پر شوریٰ کمیٹی کے سربراہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے فیصلہ کے مطابق حضرت عثمانؓ خلیفہ منتخب ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف نے بیعت کی۔ پھر حضرت علیؓ اور تمام صحابہ نے جوق در جوق بیعت کی۔ اپنی پہلی مختصر تقریر میں فرمایا ''اے لوگو! پہلے پہل جو کام کیا جائے وہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ آج کے بعد اور دن بھی آنے ہیں اگر میں زندہ رہا تو حسب حال وضرورت تقریر کیا کروں گا۔ بے شک مجھے تقریر کا ملکہ نہیں ہے مگر اللہ ہمیں سکھائے گا'' (ابن سعد جلد 3 ص 61 تا 63)

آخری خطاب میں ارشادات

مسند خلافت پر بیٹھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی تقریر میں غیر معمولی تاثیر عطا فرمائی۔ اپنے گھر کے محاصرہ کے دوران آخری ایام میں جو خطبات آپؓ نے ارشاد فرمائے، آج بھی ان کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ محاصرہ کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

''اے میری قوم! مجھے قتل نہ کرو۔ میں حاکم وقت اور تمہارا مسلمان بھائی ہوں اور خدا کی قسم! میں نے ہمیشہ اپنی استطاعت کے مطابق اصلاح کا ہی ارادہ کیا خواہ اس میں مجھے غلطی لگی یا میں نے درست کیا۔ اگر تم مجھے قتل کرو گے تو تمہاری وحدت پارہ پارہ ہو جائے گی اور نماز، جہاد اور غنیمت کی منصفانہ تقسیم سے محروم ہو جاؤ گے۔''

آپؓ نے نہایت مؤثر اور فیصلہ کن وعظ کرتے ہوئے بڑے جلال سے فرمایا:۔

''میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ کیا میں نے خلافت پر کوئی غاصبانہ قبضہ کیا ہے اور مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر خلیفہ بن گیا ہوں۔ یا تمہارا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ میری خلافت کے ابتدائی زمانہ میں مجھے نہیں جانتا تھا یا خلافت کے آخری زمانہ میں اسے میرے بارے میں خبر نہیں۔ اے لوگو! مجھے قتل کر کے تم دشمن کا کبھی متحد ہو کر مقابلہ نہ کر سکو گے اور انگلیاں کھول کر فرمایا تمہارے اندر اس طرح واضح اختلاف پیدا ہو جائے گا۔'' پھر آپ نے سورۃ ھود کی آیت 90 تلاوت کی جس میں ذکر ہے کہ ''اے میری قوم! تمہیں میری مخالفت اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم پر وہ عذاب آئے جو قوم نوحؑ، قوم ھودؑ اور قوم صالحؑ پر آچکا۔ اور لوطؑ کی قوم تم سے دور نہیں ہے۔''

(ابن سعد جلد 3 ص 67، 68، 71)

بہترین خدائی انتخاب اور فتوحات

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عثمانؓ کی بیعت خلافت کے بعد کہا کرتے تھے کہ ہم نے اپنے میں سے سب سے بہتر انسان کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس بہترین انسان کے انتخاب میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

(اصابہ جز 4 ص 223)

حضرت عثمانؓ کے عہد میں بھی اسلامی فتوحات کا سلسلہ جاری رہا اور طرابلس، جزائر مراکش، قبرص اور آرمینیا فتح ہوئے۔ اور سپین کی فتح کی داغ بیل پڑی۔ آپ کی خلافت کے پہلے چھ سال بہت امن وامان سے گزرے۔

فتنوں کا مقابلہ

اس کے بعد جن فتنوں کا آغاز ہوا ان کے پس منظر میں دراصل کئی گہرے اسباب وعوامل کارفرما تھے۔ مگر ایک اہم سبب فتوحات کے نتیجہ میں مال و دولت کی فراوانی اور غیر تربیت یافتہ لوگوں کا کثرت سے اسلام میں داخل ہونا تھا۔

(ابن سعد جلد 3 ص 64)

اس فتنے کا بانی مبانی دراصل عبداللہ بن سبا تھا۔ جو مصر کا یہودی النسل باشندہ تھا۔ اور جس نے مختلف الخیال مفسدوں عبدالرحمان البلوی، کنانہ کندی، عمروخزاعی، اشترنخعی، حکیم عبدی کو خلافت عثمانؓ کے خلاف اکٹھا کر لیا تھا۔ یہ شورش جب اپنے عروج پر پہنچی تو حضرت عثمانؓ سے خلافت کی دستبرداری کا مطالبہ کیا گیا۔ حضرت عثمانؓ نے نہایت پامردی اور استقامت سے اس ارشاد رسول ؐ پر اپنی زندگی کے آخری سانس تک عمل کر دکھایا جو آنحضرت ﷺ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ ''اے عثمان اللہ تجھے ایک پوشاک پہنائے گا اور اگر منافق اسے اتارنے کا ارادہ کریں تو تُو اُسے مت اتارنا۔'' حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ اس وصیت رسول کے مطابق میں آخری لمحے تک صبر کروں گا۔ (ترمذی کتاب المناقب باب مناقب عثمانؓ)

آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی حضرت عثمانؓ کی شہادت اور آپ کے جنتی ہونے کی خبر دے دی تھی۔ ایک موقع پر حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ جبل احد پر تھے کہ پہاڑ میں کچھ جنبش پیدا ہوئی۔ آپ نے فرمایا ''اے اُحد تھم جا تیرے پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں''۔ نیز فرمایا ''ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہوگا''۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمانؓ)

حضرت ابوموسیٰؓ اشعری کی روایت ہے کہ رسول کریمؐ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے پہرہ پر بٹھایا حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ نے باری باری اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی رسول ؐ اللہ نے سب کو اجازت کے ساتھ جنت کی نوید بھی سنائی۔ حضرت عثمانؓ کے بارہ میں مزید یہ فرمایا ''ایک بہت بڑی مصیبت کا سامنا کرنے کے بعد ان کے حق میں بھی جنت کی بشارت پوری ہوگی۔''

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمانؓ)

پھر فرمایا'' عثمانؓ حالت مظلومیت میں شہید کئے جائیں گے''۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمانؓ)

رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو شہادت اور جنت کی بشارت کے ساتھ صبر کی تلقین کی تو حضرت عثمانؓ نے عرض کیا اگر رسول ؐ اللہ میرے لئے صبر کی دعا کریں گے تو پھر ہی صبر ممکن ہے۔ رسول ؐ اللہ نے دعا کی کہ اے اللہ! عثمان کو صبر عطا کر دے۔ پھر فرمایا اللہ تجھے صبر عطا کرے گا۔ (مجمع الزوائد جلد 9 ص 90)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی صبر و تحمل عطا فرمایا۔ چنانچہ جب آپ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا تو آپ کو کئی اصحاب نے باغیوں سے مقابلہ کی اجازت چاہی۔ مگر آپؓ نے یہی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ فرمایا تھا اور میں اس کی طرف جانیوالا ہوں۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 376)

حضرت عثمانؓ کے ساتھ محاصرہ کے دوران حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ، حضرت ابن عمرؓ اور دیگر انصار مہاجرین کے ایک گروہ کے ساتھ محاصرین پر حملہ کر کے انہیں بھگایا۔ حضرت عثمانؓ سے گھر میں جا کر ملاقات کی اور عرض کیا کہ دشمن کے ارادے آپ کے قتل کے ہیں آپ ہمیں مقابلہ کی اجازت دے دیں۔ حضرت عثمانؓ نے سختی سے ایک قطرہ خون بہانے سے بھی منع فرما دیا۔ (ریاض النضرہ جلد 2 ص 128)

شام کے گورنر حضرت معاویہؓ نے حفاظت کیلئے فوج بھجوانا چاہی تو اس کی بھی اجازت نہ دی۔ گھر کے باہر سات سو اصحاب حضرت عبداللہؓ بن زبیر کی قیادت میں موجود تھے۔ اگر حضرت عثمانؓ ان کو اجازت دیتے تو وہ دشمن کا استیصال کر سکتے تھے۔ ان میں حضرت عبداللہؓ بن عمر، حضرت حسنؓ بن علی بھی تھے۔ حضرت عثمانؓ نے واضح فرما دیا تھا کہ'' جو میری اطاعت کرتا ہے اسے عبداللہ بن زبیر کی اطاعت کرنی ہوگی۔'' عبداللہ بن زبیر نے عرض کیا امیر المومنین!'' آپ کے پاس ایسی جماعت موجود ہے۔ جسے اللہ کی تائید و نصرت حاصل ہے۔ آپ مجھے باغیوں سے لڑائی کی اجازت دیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا'' میں اللہ کے نام پر تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کسی ایک آدمی کا خون بھی میری وجہ سے نہیں ہونا چاہیے۔'' حضرت زیدؓ بن ثابت انصاری نے آکر عرض کیا کہ'' اے امیر المؤمنین! انصار مدینہ دروازے پر حاضر ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو ایک آواز پر دو دفعہ لبیک کہہ کر ہم اللہ کے مددگار بن کر دکھائیں گے۔'' حضرت عثمانؓ نے فرمایا ''نہیں جنگ نہیں کرنی''۔

(ابن سعد جلد 3 ص 70، 71)

صبر واستقامت

حضرت عثمانؓ خداداد صبر و تحمل کا مجسمہ تھے۔ دراصل وہ سمجھ گئے تھے کہ امت کو کشت وخون سے بچانے اور استحکام خلافت کے لئے انہیں اپنی جان کی قربانی دینی پڑے گی۔ بالآخر انہوں نے یہ قربانی دے دی۔ مگر ارشاد رسول ﷺ کے مطابق صبر کرتے ہوئے

یہ ثابت کر دکھایا کہ ''خلیفہ معزول نہیں کیا جاسکتا۔''

(ابن سعد جلد 3 ص 71، 72)

شہادت عثمانؓ کا تذکرہ بہت دردناک ہے مرکز اسلام مدینہ منورہ میں اسلام کے اس عظیم الشان خلیفہ کو قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہوئے حالت روزہ میں شہید کردیا گیا۔ آپ کے خون کے قطرے سورۃ بقرہ کی آیت (138) پر پڑے۔ جس کا مطلب ہے کہ اللہ خود ان لوگوں کیلئے کافی ہے اور وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔ بچاتے ہوئے آپؓ کی اہلیہ حضرت نائلہ کی انگلیاں بھی کٹ گئیں اور وفادار غلام اسود نے حملہ آوروں سے لڑ کر جان دے دی۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت دراصل ایک الٰہی تقدیر تھی۔

(ابن سعد ج 3 ص 74)

حضرت حسّانؓ بن ثابت کو حضرت عثمانؓ سے بہت محبت تھی انہوں نے آپ کی شہادت پر مرثیہ لکھا جس میں کہا:۔

ظالموں نے ایک ایسے خوبصورت مرد کو قربان گاہ پر چڑھا دیا، جس کے ماتھے پر سجدوں کے نشان تھے اور جو رات عبادت اور قرآن پڑھنے میں گزار دیتا تھا۔ اے محبان عثمانؓ! صبر کرو میری ماں اور اولاد تم پر قربان ہو۔ کیونکہ اکثر ناپسندیدہ باتوں میں صبر ہی کام آتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ان کی الماری سے ایک مقفل صندوق میں ایک تحریر ملی جو آپؓ کے ایمان ویقین کی پختگی کو خوب ظاہر کرتی ہے۔

''یہ عثمانؓ کی وصیت ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ عثمانؓ بن عفان گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسولؐ ہیں۔ اور یہ کہ جنت حق ہے اور جہنم بھی حق ہے اور یہ کہ اللہ ان کو جو قبروں میں ہیں ایسے دن اٹھائے گا جس میں کوئی شک نہیں۔ اللہ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اسی (عقیدہ) پر (عثمانؓ) زندہ ہے اسی پر مرے گا اور اسی پر اٹھایا جائے گا اگر اللہ چاہے۔

اسی تحریر کی پشت پر یہ اشعار درج تھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے۔

دل کی امارت انسانی نفس کو بے نیاز اور عظیم بنا دیتی ہے خواہ فقر وغربت اس کی عظمت کو کم کرے یہاں تک کہ اسے اس سے نقصان پہنچے۔ کسی آنے والی تنگی سے تیرا سامنا نہیں ہوگا مگر اس کے بعد آسائش آئے گی اور جس نے زمانے کے مصائب برداشت نہیں کئے اسے ان کے مداوا کا بھی علم نہیں ہوتا اور اللہ نے جو وعدے کئے ہیں انقلاب زمانہ سے ہی ان کی تکمیل ہوتی ہے۔

حضرت عثمانؓ مخالفین کے تین روزہ محاصرہ کے بعد 18 ذوالحجہ 35ھ میں بعمر 83 سال شہید ہوئے۔ آپ کا زمانہ خلافت گیارہ سال گیارہ ماہ بائیس دن بنتا ہے۔

(الریاض النضرہ جلد 2 ص 133، استیعاب جلد 3 ص 159)

مکرم نذیر احمد خادم صاحب

حقیقۃ الوحی میں رقم فرمودہ

حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے واقعات

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

''یہ خدا کا قول ہے کہ تیرے ذریعہ سے مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔ روحانی اور جسمانی دونوں قسم کے مریضوں پر مشتمل ہے۔ روحانی طور پر اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ پر ہزارہا لوگ بیعت کرنے والے ایسے ہیں کہ پہلے ان کی عملی حالتیں خراب تھیں اور پھر بیعت کرنے کے بعد ان کے عملی حالات درست ہو گئے اور طرح طرح کے معاصی سے انہوں نے توبہ کی اور نماز کی پابندی اختیار کی اور میں صدہا ایسے لوگ اپنی جماعت میں پاتا ہوں کہ جن کے دلوں میں یہ سوزش اور تپش پیدا ہوگئی ہے کہ کس طرح وہ جذبات نفسانیہ سے پاک ہوں اور جسمانی امراض کی نسبت میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر خطرناک امراض والے میری دعا اور توجہ سے شفایاب ہوئے ہیں۔''

دم آنا محسوس ہوا

''میرا لڑکا مبارک احمد قریباً دو برس کی عمر میں ایسا بیمار ہوا کہ حالت یاس ظاہر ہوگئی اور ابھی میں دعا کر رہا تھا کہ کسی نے کہا کہ لڑکا فوت ہو گیا ہے یعنی اب بس کرو۔ دعا کا وقت نہیں مگر میں نے دعا کرنا بس نہ کیا اور جب میں نے اسی حالت توجہ الی اللہ میں لڑکے کے بدن پر ہاتھ رکھا تو معاً مجھے اس کا دم آنا محسوس ہوا اور ابھی میں نے ہاتھ اس سے علیحدہ نہیں کیا تھا کہ صریح طور پر لڑکے میں جان محسوس ہوئی اور چند منٹ کے بعد ہوش میں آکر بیٹھ گیا۔''

قدرت کا نظارہ

اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بیہوش ہوگیا اور بیہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اس نے فرمایا ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت ابتر ہوگئی اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں یہ اور ہی بلا ہے تب میں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدانخواستہ اگر لڑکا فوت ہوگیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کے لئے بہت کچھ سامان ہاتھ آ جائے گا۔ اسی حالت میں میں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہوگیا اور معاً کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آ گئی جو استجابت دعا کے لئے ایک کھلی کھلی نشانی ہے اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی میں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہوگئی اور میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔ تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور میں چار رکعت پوری کر چکا تھا فی الفور اس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام و نشان نہیں اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دور ہو چکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ مجھے اس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔

لڑکا روبصحت ہوگیا

پھر ایک مدت کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ نواب سردار محمد علی خان رئیس مالیرکوٹلہ کا لڑکا قادیان میں سخت بیمار ہوگیا اور آثار یاس اور نومیدی کے ظاہر ہوگئے۔ انہوں نے میری طرف دعا کے لئے التجا کی۔ میں نے اپنے بیت الدعا میں جاکر ان کیلئے دعا کی اور دعا کے بعد معلوم ہوا کہ گویا تقدیر مبرم ہے اور اس وقت دعا کرنا عبث ہے۔ تب میں نے کہا کہ یا الٰہی اگر دعا قبول نہیں ہوتی تو میں شفاعت کرتا ہوں کہ میرے لئے اس کو اچھا کردے۔ یہ لفظ میرے منہ سے نکل گئے مگر بعد میں میں بہت نادم ہوا کہ ایسا میں نے کیوں کہا اور ساتھ ہی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی ...... یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی شفاعت کرے۔ میں اس وحی کو سن کر چپ ہوگیا اور ابھی ایک منٹ نہیں گزرا ہوگا کہ پھر یہ وحی الٰہی ہوئی کہ ...... یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی اور بعد میں پھر میں نے دعا پر زور دیا اور مجھے محسوس ہوا کہ اب یہ دعا خالی نہیں جائے گی۔ چنانچہ اسی دن بلکہ اسی وقت لڑکے کی حالت روبصحت ہوگئی گویا وہ قبر میں سے نکلا ...... میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس قسم کے احیائے موتی بہت سے میرے ہاتھ سے ظہور میں آچکے ہیں۔''

آنکھیں اچھی ہوگئیں

''ایک دفعہ بشیر احمد میرا لڑکا آنکھوں کی بیماری سے بیمار ہوگیا اور مدت تک علاج ہوتا رہا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ تب اس کی اضطراری حالت دیکھ کر میں نے جناب الٰہی میں دعا کی تو یہ الہام ہوا بَرّق طفلی بشیر یعنی میرے لڑکے بشیر نے آنکھیں کھول دیں۔ تب اسی دن خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اس کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔''

بغیر دوا کے شفا

''ایک مرتبہ میں خود بیمار ہوگیا یہاں تک کہ قرب اجل سمجھ کر تین مرتبہ مجھے سورۃ یٰسٓ سنائی گئی مگر خدا تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرما کر بغیر ذریعہ کسی دوا کے مجھے شفا بخشی اور جب میں صبح اٹھا تو بالکل شفا تھی ...... اسی طرح بہت سی صورتیں پیش آئیں جو محض دعا اور توجہ سے خدا تعالیٰ نے بیماروں کو اچھا کردیا۔ جن کا شمار کرنا مشکل ہے۔

کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا

ابھی 8 جولائی 1906ء کے دن سے جو پہلی رات تھی میرا لڑکا مبارک احمد خسرہ کی بیماری سے گھبراہٹ اور اضطراب میں تھا۔ ایک رات تو شام سے صبح تک تڑپ تڑپ کر اس نے بسر کی اور ایک دم نیند نہ آئی اور دوسری رات میں اس سے سخت تر آثار ظاہر ہوئے اور بیہوشی میں اپنی بوٹیاں توڑتا تھا اور ہذیان کرتا تھا اور ایک سخت خارش بدن میں تھی۔ اس وقت میرا دل دردمند ہوا اور الہام ہوا ...... تب معاً دعا کے ساتھ مجھے کشفی حالت میں معلوم ہوا کہ اس کے بستر پر چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور پڑے ہیں اور وہ اس کو کاٹ رہے ہیں اور ایک شخص اٹھا اور اس نے تمام وہ جانور اکٹھے کرکے ایک چادر میں باندھ دیئے اور کہا کہ اس کو باہر پھینک آؤ اور پھر وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نہیں جانتا کہ پہلے وہ کشفی حالت دور ہوئی یا پہلے مرض دور ہوگئی اور لڑکا آرام سے فجر تک سویا رہا ...... اس معجزہ شفاء الامراض کے بارے میں کوئی شخص روئے زمین پر میرا مقابلہ نہیں کرسکتا۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی جلد 22 حاشیہ صفحہ نمبر 86 تا 91)

آثار زندگی

میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس ان کی طرف سے ایک تار آیا کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو

ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے بیمار ہیں۔ چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اس لئے ان کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردد ہوا۔ قریباً نو بجے دن کا وقت تھا کہ میں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک دفعہ غنودگی ہو کر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا اور معاً خدائے عزوجل کی طرف سے وحی ہوئی کہ آثار زندگی بعد اس کے ایک اور تار مدراس سے آیا کہ حالت اچھی ہے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ لیکن پھر ایک اور خط آیا کہ جوان کے بھائی صالح محمد مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا جس کا یہ مضمون تھا کہ سیٹھ صاحب کو پہلے اس سے ذیابیطس کی بھی شکایت تھی چونکہ ذیابیطس کا کاربنکل اچھا ہونا قریباً محال ہے اس لئے دوبارہ غم اور فکر نے استیلا کیا اور غم انتہاء تک پہنچ گیا اور یہ غم اس لئے ہوا کہ میں نے سیٹھ عبدالرحمٰن کو بہت ہی مخلص پایا تھا اور انہوں نے عملی طور پر اپنے اخلاص کا اول درجہ پر ثبوت دیا تھا اور محض دلی خلوص سے ہمارے لنگر خانہ کے لئے کئی ہزار روپیہ سے مدد کرتے رہے تھے جس میں بجز خوشنودی خدا کے اور کوئی مطلب نہ تھا اور وہ ہمیشہ صدق اور اخلاص کے تقاضا سے ماہواری ایک رقم کثیر ہمارے لنگر خانہ کے لئے بھیجا کرتے تھے اور اس قدر محبت سے بھرا ہوا اعتقاد رکھتے تھے کہ گویا محبت اور اخلاص میں محو تھے اور ان کا حق تھا کہ ان کے لئے بہت دعا کی جائے۔

آخر دل نے ان کے لئے نہایت درجہ جوش مارا جو خارق عادت تھا اور کیا رات اور کیا دن میں نہایت توجہ سے دعا میں لگا رہا۔ تب خدا تعالیٰ نے بھی خارق عادت نتیجہ دکھلایا اور ایسی مہلک مرض سے سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کو نجات بخشی گویا ان کو نئے سرے سے زندہ کیا چنانچہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا سے ایک بڑا معجزہ دکھلایا ورنہ زندگی کی کچھ بھی امید نہ تھی۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 338-339)

دعا اثر دکھاتی ہے

پانچواں نشان جو ان دنوں میں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے جو درحقیقت احیائے موتی میں داخل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدر آباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب علم ہے۔ قضاء قدر سے اس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا۔ ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی تب اس غریب الوطن عاجز کیلئے میرا دل سخت بیقرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہو گئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا۔ کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک برے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہو گی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بیقراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور وہ توجہ انتہاء تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا۔ تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی یہاں تک کہ چند روز بکلی صحت یاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہو اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں۔ پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کیلئے ڈاکٹر مقرر ہیں انہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 480-481)

انٹرنیٹ کے نقصانات اور فوائد

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں جبکہ ہر بالغ اور نابالغ نوجوان اپنے علم کی پیاس بجھانے یا تفریحاً وقت گزارنے کے لئے انٹرنیٹ پر جاتا ہے تو اس کے سامنے کئی راستے ہوتے ہیں ناپختہ ذہن ٹھوکر کھا جاتا ہے اور ایسی ویب سائٹس کا انتخاب کر لیتا ہے جہاں گندگی اور غلاظت کے ڈھیر ہوتے ہیں۔ ناپختہ ذہنوں کو برائی کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے صحیح راستہ سے دور ہٹنا شروع ہو جاتے ہیں اور یہی وہ مقام ہے جہاں نوجوان نسل کے مستقبل کی ہمیں فکر کرنی چاہئے۔ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی انٹرنیٹ کے غلط استعمال، مضر اثرات سے بچنے کے لئے نوجوان احمدی نسل کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کس طرح سے انٹرنیٹ کے فوائد کے ساتھ ساتھ اس کے غلط استعمال سے خطرناک نتائج بھی برآمد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری احمدی نوجوان نسل کو ہر شر سے بچائے اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے دوران اس ضمن میں فرمایا ”اب آپ انٹرنیٹ کو ہی لے لیں جہاں اس کے فوائد ہیں وہاں اس کے نقصانات بھی ہیں۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض دفعہ رابطہ ہوتا ہے کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا اور بات چیت شروع ہو جاتی ہے۔ آخر یہ بھی سہولتیں میسر ہیں کہ ایک دوسرے کی تصویر اور حرکات و سکنات بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ غلط قسم کے لڑکے مستقل اپنے کمپیوٹر کے سامنے اس لئے بیٹھے رہتے ہیں کہ کب کسی معصوم لڑکی سے رابطہ ہو اور پھر اس کو ورغلا کر اس کی زندگی برباد کی جائے۔ کئی واقعات ایسے ہو چکے ہیں۔ لڑکیوں کی اس طرح تصویریں بھیجنا بھی بے پردگی کے زمرے میں آتا ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ یہ دوستیاں یہ رشتے نیک نتائج کے حامل نہیں ہوتے ماں باپ، خاندانوں کی بدنامی کا باعث ہی ہوتے ہیں اور کبھی یہ رشتے ہو بھی جائیں تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ احمدی لڑکوں اور لڑکیوں کو اس سے بہرحال اجتناب کرنا چاہئے، بہت احتیاط کرنی چاہئے۔“

انٹرنیٹ کو بجا طور پر اکیسویں صدی کا معجزہ کہا جاتا ہے۔ دنیا کو پہلے بھی گلوبل ویلج کہا جاتا رہا۔ تاہم انٹرنیٹ کے آنے سے یہ اصطلاح واقعتہً حقیقت کا روپ دھار گئی ہے۔ انٹرنیٹ نے مواصلاتی رابطے کے ضمن میں تو انقلاب برپا کیا ہی ہے تاہم علم و سائنس کے فروغ میں بھی انٹرنیٹ کے انقلابی کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ای میل کے ذریعہ پلک جھپکتے ہی دنیا کے ہر کونے میں پیغامات تصاویر اور فائلیں بھیجی جا سکتی ہیں اس کے علاوہ انٹرنیٹ فون اور ویڈیو کی سہولت بھی حاصل ہے تاہم یہ سب باتیں انٹرنیٹ کے ایک چھوٹے سے پہلو کی نمائندگی کرتی ہیں۔ انٹرنیٹ کی اصل تعریف یہ ہے کہ وہ علم کا ایک سمندر ہے جس میں تمام انسانی علوم اور دریافتوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذخیرے میں لاکھوں ایسی ویب سائٹس موجود ہیں جن میں ہر موضوع پر دنیا بھر میں آج تک ہونے والی تحقیق کو مجتمع کر دیا گیا ہے ”ویب“ کو آپ کسی موضوع کی ڈکشنری بھی کہہ سکتے ہیں اور لائبریری بھی۔ بہت سے لوگ حیران رہ جاتے ہیں کہ دنیا کی تمام بڑی بڑی لائبریریوں کو ان کے تمام تر کتابی ورثے سمیت انٹرنیٹ پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ دور دراز مقامات پر بیٹھا ہر شخص بھی جس کے پاس انٹرنیٹ کا کنکشن موجود ہے نہ صرف ان لائبریریوں تک رسائی حاصل کر سکتا ہے بلکہ جس کتاب کو چاہے پلک جھپکنے میں اپنے کمپیوٹر کی ڈسک میں منتقل کر کے اپنی لائبریری کا حصہ بنا سکتا ہے۔ یہی وہ بات ہے کہ جو اس خیال کو راسخ کرتی ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ صدیوں کا سفر گھنٹوں میں طے کیا جا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ نے علم کے میدان میں عالم انسانیت کے لئے اصول مساوات کو تسلیم کر لیا ہے۔ اب کوئی بھی ملک انٹرنیٹ کے ذریعہ اپنے علمی ذخیرے کو اپ ڈیٹ کر سکتا ہے۔ جو تحقیق امریکہ کی کسی بڑی یونیورسٹی میں ہو رہی ہو اس سے دنیا کے کسی ملک کی کوئی بھی یونیورسٹی فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہر موضوع پر ماضی میں کی جانے والی تحقیق کے بارے میں تمام تر مواد بھی انٹرنیٹ کے ذخیرے میں محفوظ کر دیا گیا ہے جس سے کوئی بھی بلا روک ٹوک استفادہ کر سکتا ہے۔ امریکہ کی انٹرنیٹ ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق تین کروڑ سے زائد کتابیں انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس میں منتقل کر دی گئی ہیں۔ کمپیوٹر کی تعلیم کو صرف کمپیوٹر میں کیریئر بنانے والوں تک محدود رکھنا نامناسب بات ہوگی کیونکہ کمپیوٹر انٹرنیٹ کی وجہ سے انفارمیشن ٹیکنالوجی بن چکا ہے جس کی شدبد اب ہر علم و فن کے لئے ضروری ہے ساری دنیا اس بات کی قائل ہو چکی ہے کہ اکیسویں صدی کمپیوٹر کی ہے۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ کمپیوٹر بذات خود ایک مفید ایجاد ہے جب سے کمپیوٹر انٹرنیٹ سے منسلک ہوا ہے اسے بجا طور پر علوم و فنون کا خزانہ قرار دیا جاتا ہے۔ اب اس کا استعمال قوموں کی برادری میں علمی برتری اور اقتصادی خوشحالی کے لئے ناگزیر ہو چکا ہے۔ انٹرنیٹ ایک ایسی ایجاد ہے جس کا دانشمندی اور منصوبہ بندی کے ساتھ استعمال ہمیں سائنس اور ٹیکنالوجی اور علم کے میدان میں ترقی یافتہ قوموں کے ہم پلہ بنا سکتا ہے۔ اس وقت آپ دنیا بھر کی یونیورسٹیوں کے پروفیسروں کے لیکچر گھر بیٹھے سن سکتے ہیں اور جو کورس کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ بینکوں اور تجارتی اداروں سے لین دین کر سکتے ہیں۔ دفتر کا کام کمپیوٹر پر فائل طلب کر کے گھر پر ہی نپٹا لیں

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ سیدہ سلمانہ محمود واقفہ نو بنت مکرم سید محمد محمود صاحب فیصل آباد نے 9 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس واقفہ نو بچی کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور بابرکت وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم جری اللہ راشد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 19/ اکتوبر 2009ء کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام گگن تارا تجویز کیا گیا ہے جو مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم تنویر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ اور والدین کیلئے نور العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم شریف احمد وڑائچ صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ

خاکسار کے داماد مکرم نصیر احمد کاہلوں صاحب ولد مکرم عزیز احمد کاہلوں صاحب وینکوور کینیڈا کا کچھ عرصہ قبل دل کا بائی پاس ہوا تھا۔ مگر گزشتہ تین ماہ سے ان کا دایاں بازو حرکت نہیں کر رہا ہے اور کام وغیرہ کرنے سے قاصر ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کو ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا بڑے نقصان سے بچ گئے۔ فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔ احباب جماعت سے ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح میرے دوست مکرم محمد انور ہاشمی صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ ملتان کی بیٹی عزیزہ قانتہ غزالہ صاحبہ کی کہنی کا مورخہ 19/ اکتوبر 2009ء کو کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

محترمہ رابعہ منور صاحبہ بنت مکرم منور احمد بھٹی صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی نور ربوہ کی شادی مورخہ 12/ اکتوبر 2009ء کو ہمراہ مکرم قریشی عبدالہادی صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم قریشی عبدالرشید صاحب دارالرحمت غربی ربوہ عمل میں آئی۔ گوندل بینکوئیٹ ہال میں رخصتانہ ہوا۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ قبل ازیں نکاح کا اعلان مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کیا تھا اور دعا کروائی تھی۔ اگلے روز مکرم قریشی عبدالرشید صاحب نے دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے لان میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا اس موقع پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے جانبین کیلئے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ملازمت کے مواقع

اٹک سیمنٹ پاکستان لمیٹڈ کو مائننگ انجینئر، آٹو ورکشاپ انجینئر، سیفٹی انسپکٹر، ٹرینی آٹو کارڈ آپریٹر اور ایڈمن وغیرہ میں نوجوان درکار ہیں۔ درخواستیں 7 نومبر 2009ء تک اٹک سیمنٹ پاکستان لمیٹڈ D-69 بلاک 4 کلفٹن کراچی 5 پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

ڈان نیوز کراچی میں مارکیٹنگ ایگزیکٹو درکار ہے۔ درخواستیں 31/ اکتوبر 2009ء تک hr@dawnnews.tv پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

آئل اینڈ گیس EPC Projects کو سٹاف درکار ہے۔ رابطہ کیلئے

hrd5@petrofac.com

انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ آف پاکستان ICMAP کو آفیسر ویب پروگرامر، اسسٹنٹ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور اسسٹنٹ ریسرچ درکار ہیں۔ درخواستیں 9 نومبر 2009ء تک hr@icmap.com.pk بھجوائی جاسکتی ہیں۔

نوٹ: مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان بتاریخ 25/ اکتوبر 2009ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

گوادر کا تعارف

قیام پاکستان سے قبل یہ علاقہ خان آف قلات کے پاس تھا اُس وقت ہمسایہ ملک مسقط کے بادشاہ کے بھائی کے خلاف بغاوت ہوگئی جس کی وجہ سے اُس نے وہاں سے بھاگ کر خان آف قلات کے پاس پناہ لی اور کچھ عرصہ کے بعد خان آف قلات نے اپنی بیٹی کی شادی اس بادشاہ کے بھائی سے کر دی اور اسے یہ علاقہ دے دیا اور اس سے ہونے والی آمدنی بھی بادشاہ کے بھائی کو ملنے لگی۔ بعد میں جب مسقط میں بغاوت پر قابو پالیا گیا تو بادشاہ کا بھائی واپس وہاں چلا گیا لیکن اس علاقے کا کنٹرول اس کے پاس ہی رہا۔ 1958ء میں حکومت پاکستان نے باقاعدہ اس علاقہ کی قیمت ادا کر کے اسے خرید لیا اس وقت مسقط کے بادشاہ نے مقامی لوگوں کو پیشکش کی اگر وہ مسقط کی شہریت رکھنا چاہتے ہیں تو بیشک رکھ لیں یہی وجہ ہے کہ اب یہاں کے پرانے باسیوں کے پاس دوہری شہریت ہے۔

چھ سو کلومیٹر طویل ساحل پر مشتمل گوادر صوبہ بلوچستان کا ایک سرحدی ضلع ہے جو پاکستان کے مغرب میں واقع ہے۔ اس کے جنوب میں سمندر مغرب میں خلیج فارس اور ایران جبکہ شمالی جانب ضلع تربت اور مشرق میں ضلع لسبیلہ ہے۔

کراچی سے گوادر شہر جانے کیلئے کوسٹل ہائی وے ہے جو کہ کراچی کوئٹہ RCD روڈ پر اوتھل کے مقام سے شروع ہوتی ہے اور ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ گوادر شہر جا پہنچتی ہے۔ کراچی سے گوادر کا فاصلہ قریباً 657 کلومیٹر ہے اور کوئٹہ سے گوادر تک کا فاصلہ قریباً 1200 کلومیٹر ہے۔

کراچی اور گوادر سے AC کوچز چلتی ہیں جو قریباً 10 سے 12 گھنٹے میں حب، وِیندر، اوتھل (یہاں سے کوسٹل ہائی وے شروع ہوتی ہے) اگور، اور ماڑہ اور پسنی سے ہوتی ہوئی گوادر کی فضاؤں میں لے جاتی ہیں۔ ان کوچز کا یکطرفہ کرایہ 600 روپے ہے۔ جبکہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ پر نو سے دس گھنٹے کی مسافت ہے۔ سڑک کا راستہ بہت دلچسپ ہے کبھی ویرانہ، کبھی پہاڑ اور کبھی کبھار خوبصورت ساحل نظر آتے ہیں۔ اسی راستہ میں اگوراور اور ماڑہ کے درمیان Buzzi Pass بھی آتا ہے۔ کوسٹل ہائی وے بننے سے قبل کراچی سے گوادر تک کا فاصلہ 48 گھنٹوں میں طے ہوتا تھا۔

مسافروں کی سہولت کیلئے کراچی سے گوادر کیلئے ماسوائے اتوار روزانہ 2 فلائیٹس چلتی ہیں۔ PIA کا یکطرفہ کرایہ 4450 روپے ہے اسی طرح ایک پرائیویٹ کمپنی AIRBLUE نے بھی ایک 16 سیٹوں والا چھوٹا جہاز اب چلایا ہے جس کا یکطرفہ کرایہ 4000 روپے ہے۔

ساحل سمندر کے ساتھ ہونے کی وجہ سے موسم معتدل ہے اور درجہ حرارت سارا سال 12 سے 36 ڈگری تک رہتا ہے۔ بارشیں بہت کم ہوتی ہیں۔ سارا دن ہوا چلتی رہتی ہے۔ سردیوں کے موسم میں صبح کے وقت ہوا سرد ہوتی ہے۔ کراچی کی طرح ہوا میں ہمہ وقت نمی رہتی ہے بلکہ بعض اوقات حیرت انگیز طور پر ساحل سمندر پر واقع ہونے کے باوجود صبح کے وقت شدید دھند بھی پڑ جاتی ہے۔

گوادر شہر میں 65 سے 70 ہزار کی آبادی میں زیادہ تر بلوچ قوم سکونت پذیر ہے جبکہ 1500 سے 2000 کے قریب پنجابی قوم کے لوگ بھی یہاں آباد ہیں۔ یہاں رہنے والے پٹھان لوگوں کا ذریعہ معاش زیادہ تر ہوٹل اور ٹرانسپورٹ ہے۔ ہر تین اقوام کے افراد یہاں پر 25-30 سال سے آباد ہیں اتنا عرصہ ایک ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کے آپس میں معاشرتی تعلقات نہایت خوشگوار ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ قومیں ایک دوسرے کے ساتھ ازدواجی تعلقات میں بھی بندھی ہوئی ہیں۔

گوادر کے ساحل پر آبادی ہونے کی وجہ سے اکثر افراد ماہی گیر ہیں تمام مچھلی ایران اور کراچی بھجوائی جاتی ہے یہاں ماہی گیروں کے لئے چھوٹی اور بڑی لانچیں بھی تیار کی جاتی ہیں۔ یہاں کے بیشتر افراد کے پاس پاکستان اور عمان کی Dual Nationality ہے اور یہ لوگ عمان میں فوج، پولیس اور دیگر سرکاری محکموں میں ملازمت کر رہے ہیں جبکہ بہت سے افراد نے بازار میں دکانیں بھی بنا رکھی ہیں۔ خواتین میں مردوں کی نسبت تعلیم حاصل کرنے کا زیادہ رجحان ہے۔ پنجابی لوگ کپڑے، درزی اور حجام کے کام سے وابستہ ہیں۔ پٹھان قوم کے افراد ہوٹل، ٹرانسپورٹ کے کام سے وابستہ ہیں۔ مہنگائی بہت زیادہ ہے لیکن کام کی اجرت بھی مناسب ہے مثلاً ایک مستری اور مزدور کی یومیہ اجرت بالترتیب 600 اور 300 روپے مع دوپہر کا کھانا ہے جبکہ دیگر کاموں میں بھی لیبر صوبہ پنجاب سے ڈبل ہے۔

1997ء میں بندرگاہ کے منصوبہ پر کام شروع ہوا تھا جو ملکی حالات کی وجہ سے اب 2007ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس بندرگاہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں قریباً ڈیڑھ لاکھ ٹن وزنی جہاز لنگر انداز ہوسکتا ہے جو قریب ترین ملکوں کی بندرگاہ پر ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ پورٹ ایشیا میں نہایت اہمیت کی حامل ہوگی نیز 40 سال تک ڈیوٹی فری پورٹ ہوگی۔ اس پورٹ کا مورخہ 20/ مارچ 2007ء کو جناب جنرل پرویز مشرف صدر پاکستان نے افتتاح کیا ہے اور اس کے ساتھ گوادر کے شہریوں کے لئے کئی ترقیاتی منصوبوں کا اعلان بھی کیا ہے۔ اس بندرگاہ کے قریب سے سالانہ ہزاروں جہاز تیل لے کر مختلف ممالک تک جانے کے لئے گزرتے ہیں۔

خبریں

پشاور، مینا بازار میں کار بم دھماکہ 107 افراد جاں بحق 250 زخمی

صوبائی دارالحکومت پشاور کے مصروف ترین تجارتی مرکز پیپل منڈی اور مینا بازار کے علاقے چھتری کوبان کے قریب ہونے والے کار بم دھماکے میں 107/افراد جاں بحق اور 250 سے زائد زخمی ہوگئے۔ جاں بحق اور زخمی ہونے والوں میں زیادہ تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ کئی لاشیں جھلسنے کی وجہ سے قابل شناخت نہیں۔ زخمیوں میں سے پچاس افراد کی حالت تشویشناک بتائی جارہی ہے۔ دھماکے کے نتیجے میں 5 بڑی عمارتیں منہدم جبکہ 100 سے زائد دکانیں تباہ ہوگئیں۔ دھماکے والی جگہ کے قریب واقع ایک مسجد شہید ہوگئی اور کئی نمازی بھی جاں بحق ہوگئے جبکہ متعدد ملبے تلے دب گئے۔ آئی جی بم ڈسپوزل سکواڈ شفقت چیمہ کے مطابق ڈیڑھ سو کلو گرام دھماکہ خیز مواد استعمال کیا گیا جس نے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلائی۔ واقعے میں زخمی ہونے والوں کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور منتقل کردیا گیا ہے۔

دہشت گردی کے خلاف پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں

امریکی وزیرخارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف لڑائی میں امریکہ پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑا ہے۔ اس مقصد کے لئے پاکستان کو جس قسم کی مدد درکار ہوئی فراہم کریں گے۔ پاکستانی عوام میں امریکہ سے متعلق پائے جانے والے خدشات اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ صدر زرداری، وزیراعظم گیلانی سے گفتگو اور وزیرخارجہ شاہ محمود قریشی کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ہیلری کلنٹن نے کہا کہ القاعدہ پاکستان میں طالبان کی مدد کر رہی ہے۔ پاک فوج سوات اور مالاکنڈ کی طرح وزیرستان میں بھی دہشت گردوں کو شکست دے گی۔ امریکی اور پاکستانی افواج مل کر سرحدوں پر چیلنجز کا مقابلہ کرسکتی ہیں۔ پاکستان کو توانائی کے شعبے کیلئے ساڑھے بارہ کروڑ ڈالر دیں گے۔ ہلیری نے کہا کہ امریکہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کا نیا باب کھولنا چاہتا ہے۔

28 تربیتی مراکز تباہ، کنی گرام پہاڑی کا محاصرہ 25 شدت پسند مارے گئے

جنوبی وزیرستان میں جاری سیکیورٹی فورسز کے آپریشن کے دوران فورسز نے اہم پہاڑی کنی گرام کا محاصرہ کرلیا۔ آپریشن کے دوران 25 شر پسند ہلاک اور 5 جوان زخمی ہوگئے۔ جنڈولہ میں فورسز کی پیش قدمی جاری ہے اور کوٹکئی سرادوغہ روڈ پر کئی اہم پہاڑیوں کو محفوظ بنادیا گیا ہے۔ آپریشن کے دوران فورسز نے شدت پسندوں کے 28 مراکز بھی تباہ کردیئے ہیں۔

خطبات امام کی اہمیت

علمی معیار میں اضافہ کے لئے mta پر خلیفہء وقت کے پروگرامز دیکھنا اور بالخصوص خطبات براہ راست سننا ضروری ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

”آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہورہے ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 31 مئی 1991ء از الفضل 23/ستمبر 1991ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنائیں۔ مجالس عرفان باقاعدہ بچوں کو سنوائی جائیں۔ ذیلی تنظیمیں اور امراء اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

(از سفارشات مجلس مشاورت 2009ء)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

پاکستان دہشت گرد گروپوں کو تباہ کرے، مذاکرات کیلئے تیار ہیں

بھارتی وزیراعظم منموہن سنگھ نے کہا ہے کہ بھارت امن کا خواہاں ہے اور اس مقصد کیلئے پاکستان کے ساتھ بامقصد مذاکرات کیلئے تیار ہے تاہم انہوں نے مطالبہ کیا کہ پاکستان اپنی سرزمین پر موجود دہشت گرد گروپوں کو تباہ کرے۔

بقیہ از صفحہ 1

مورخہ 20 نومبر 2009ء بروز جمعہ نماز تہجد سے اس بابرکت ہفتہ کا آغاز کیا جائے۔ باجماعت نمازوں کے قیام کو یقینی بنایا جائے۔

20 نومبر 2009ء کا خطبہ جمعہ قرآن کریم کے فضائل وبرکات، تعلیم القرآن اور ہماری ذمہ داریوں کے متعلق دیا جائے۔

ہر فرد جماعت قرآن کریم روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کرکے ترجمہ بھی پڑھے۔

ہر سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لے کہ اس کے حلقہ میں جو انصار، خدام، اطفال، لجنہ یا ناصرات میں سے جو ابھی تک قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے، ان کو قرآن کریم پڑھانے کا فوری انتظام کیا جائے۔ نیز جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے، خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کرکے روزانہ تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔

دوران ہفتہ جماعت میں ایک اجلاس عام ضرور منعقد کرائیں جس میں قرآن کریم کے فضائل و برکات کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز ذیلی تنظیمیں اپنے اجلاسات میں بھی فضائل قرآن کو بیان کریں۔ مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قران اور مقابلہ نظم کے پروگرام بنائیں۔ اطفال و ناصرات کو حضرت مسیح موعود کی قرآن کریم کے بارہ میں نظمیں بھی یاد کروائی جائیں۔ دوران ہفتہ قرآن کریم کے فضائل وبرکات کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

سیکرٹریان وصایا جائزہ لیں کہ ان کی جماعت میں موصیان قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔ پھر موصیاں کی ڈیوٹی لگائیں کہ قواعید وصیت کے قاعدہ نمبر 17 کے مطابق کم از کم دو ایسے احباب کو قرآن ناظرہ سکھائیں جو قرآن ناظرہ نہیں جانتے۔

تمام جماعتوں سے پروگرام ہفتہ قرآن پر عمل کروا کر 15 دسمبر 2009ء تک دفتر نظارت تعلیم القرآن ربوہ میں اس کی رپورٹ ضرور ارسال فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔اکتوبر

طلوع فجر	5:55
طلوع آفتاب	7:20
زوال آفتاب	12:52
غروب آفتاب	6:23

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 6214840
فون دکان 6212837

Formaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
Exchange co.'B' PVT.LTD.
co.'B' PVT.LTD.
DEALS IN ALL FOREIGNCURRENICES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873, 7580908, 7534690
Fax: 042-7568060, Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

FD-10

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کررہا ہے۔
آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجریٹر لینا ہو، کلر T.V لینا ہو، DVD، VCD لینی ہو، واشنگ مشین کوکنگ رینج، گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-7223228
7357309
0301-4020572
طالب دعا: منصور احمد شیخ

منفرد پیشکش
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
طالب دعا: منور احمد جاوید

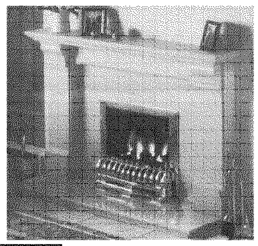

منور اینڈ سنز
بھاری گیج کے گیزر
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
فائر پلیس
ایل جی، ڈاؤلینس، ویوز، ہائیر، پیل، سونی، سام سنگ، سپر نیشنل، اورینٹ، مٹسوبشی، سپر ایشیا
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجنہ چوک لاہور پاکستان